

حوالہ نمبر: 19192/44	فتویٰ نمبر: 80365/6	سائل: محمد فیاض / ڈاکٹر مدثر Macter	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی:	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	
کتاب: جائز و ناجائز امور کا بیان	باب: علاج کا بیان	تاریخ: 07-06-2023	

خنزیر کے لبلبہ (Pancreas) سے معدہ کے مرض (EPI) کے لیے دوا بنانا

ہمارا تعلق ایک دواساز کمپنی سے ہے اور ہم ایک ایسی دوا بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو معدہ کے ایک مرض (EPI) Exocrine Pancreatic Insufficiency میں مبتلا مریضوں کو کھانا ہضم کرنے اور صحت مند زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔ اس مرض کے علاج کے لیے Pancreatic PERT (Pancreatic Enzymes Replacement Therapy) کی تکنیک استعمال کی جاتی ہے اور مریض کو Pancreatic Enzymes دیے جاتے ہیں جو معدہ کا نظام ہضم درست رکھتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

اب مشکل یہ ہے کہ PERT (Pancreatic Enzymes Replacement Therapy) میں جو Pancreatic Enzymes دیے جاتے ہیں وہ عام طور پر دنیا بھر میں 95 فیصد خنزیر کے لبلبہ (pancreas) / Tissues سے کشید کیے جاتے ہیں اور یہی اس کا سب سے مناسب Feasible اخذ ہے۔ ہماری متلومات کے مطابق فرانس میں نباتاتی (Plant-based & Microbe-derived) enzymes سے بھی اسے اخذ کیا جاتا ہے، لیکن یہ انتہائی مہنگا ہے اور Feasible نہیں۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ Pancreatic Enzymes میں خنزیر کے لبلبے سے کشید کرنے کے دوران بہت سارے پراس اور مراحل ہیں جن سے گزرتے گزرتے تبدیل ماہیت عین ممکن ہے۔ (پراس کا فلو چارٹ بھی منسلک کیا جا رہا ہے۔)

ہماری رہنمائی فرمائیں کہ Pancreatic Enzymes کی خنزیر کے لبلبہ (pancreas) / Tissues سے دوائی بنانا اور پھر اسے فروخت کرنا ہمارے لیے درست ہوگا؟

وضاحت: مستفتی (ڈاکٹر مدثر صاحب) سے فون پر خنزیر کے لبلبے سے بننے والی دوا اور نباتات سے بننے والی دوا کی قیمت میں فرق کے حوالے سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تقریباً دو گنا سے زیادہ فرق ہوتا ہے، بطور مثال نباتات سے بننے والی دوا کا ایک پیکٹ جس میں بیس گولیاں ہوتی ہیں تین ہزار کا ملے گا تو خنزیر کے لبلبے سے بننے والی دوا کا ایک پیکٹ سات سو، آٹھ سو یعنی ہزار کے اندر اندر مل جائے گا۔



پاکستان میں ابھی تک یہ دوا نہیں بن رہی، ڈاکٹر زاس مرض کے علاج کے لیے اور مختلف دوائیں دیتے ہیں جو وقتی اثر تو کر لیتی ہیں، لیکن مرض کو مستقل ختم نہیں کرتیں؛ کیونکہ مرض کی اصل وجہ یعنی Enzymes کا کام نہ کرنا جب تک ختم نہیں ہوگا، اس وقت تک صحیح علاج ممکن نہیں۔

اس مرض کی شدت کے حوالے سے بھی ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ کینسر، ہارٹ اٹیک یا دیگر ان امراض کی طرح تو نہیں ہے جن میں غالب انسان کا مر جانا ہوتا ہے، لیکن اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھتے بڑھتے موت کا سبب بن جائے۔

ابو عبد اللہ محمد صالح بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہما)

سوال کے ساتھ منسلکہ پراسفلوچارٹ کا بغور مطالعہ کیا گیا، اس چارٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے خنزیر کے لبلبے کو لیا جاتا ہے، اسے کاٹا اور پیسا جاتا ہے یعنی اس کا قیمہ بنایا جاتا ہے، پھر اس میں کیمیکل ڈالا جاتا ہے جس سے چربی وغیرہ الگ ہو جاتی ہے اور اس کا پانی نما محلول الگ ہو جاتا ہے، یہی پانی اصل مقصود ہوتا ہے، چنانچہ اس پانی نما محلول کو ایک عمل (پراسفلو) سے گزارا جاتا ہے جس میں ایک خاص دباؤ کے تحت وہ پانی نما محلول پاؤڈر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (پراسفلو چارٹ کا یہ خلاصہ مستفتی یعنی ڈاکٹر مدثر صاحب کو فون پر بتایا، انہوں نے بھی اس کی تصویب فرمائی)۔

یہ طریقہ کار استعمال یعنی انقلاب ماہیت کے لیے کافی نہیں، اس سے خنزیر کے لبلبے سے نکلنے والے پانی کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، صرف اس کی شکل بدل جاتی ہے یعنی مائع سے جامد بن جاتی ہے۔ پہلے وہ پانی نما محلول گوشت کے اندر موجود تھا، پھر اس کو گوشت سے الگ کیا گیا اور پھر سیال شکل سے پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کیا گیا۔

لہذا ماہیت تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے اس پر خنزیر ہی کا حکم جاری ہوگا اور بطور دوا اس کا استعمال صرف اس صورت میں جائز ہوگا جس صورت میں تداوی بالحرم یعنی حرام چیز سے علاج جائز ہو۔ تداوی بالحرم اس وقت جائز ہے جب کوئی متبادل دوا دستیاب نہ ہو، کوئی اور علاج ممکن نہ ہو۔

صورتِ مسئلہ میں خنزیر کے لبلبے سے بنائی جانے والی دوا کے دو متبادل موجود ہیں، ایک عام دوائیں جو سوال کے مطابق اب تک ڈاکٹر زدے رہے ہیں، البتہ اس سے مرض مکمل ختم نہیں ہوتا، جبکہ دوسرا متبادل جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی دوا ہے جو مرض کو جڑ سے ختم کر دیتی ہے۔ جڑی بوٹیوں سے بنائی جانے



والی دوا خنزیر کے لیبے سے بنائی جانے والی دوا سے مہنگی ہے، لیکن اتنی مہنگی نہیں جس کی وجہ سے حرام چیز سے علاج جائز ہو۔ نیز یہ بیماری ایسی نہیں جس سے موت کا غالب گمان ہو؛ اس لیے خنزیر کے لیبے سے دوا بنانا، فروخت کرنا اور اس کو استعمال کرنا جائز نہیں، اس سے بچنا لازم اور ضروری ہے۔

القرآن الکریم:

{قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ} [الأنعام: 145]

صحیح البخاری (840/2):

باب شراب الحلواء والعسل: وقال الزهري لا يحل شرب بول الناس لشدة تنزله؛ لأنه رجس، قال الله تعالى {أحل لكم الطيبات} وقال ابن مسعود في السكر: إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم.

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (341/1):

13- الخمائر والجلاتين المتخذة من الخنزير:

إن كان العنصر المستخلص من الخنزير تستحيل ماهيته بعملية كيميائية بحيث تنقلب حقيقته تمامًا، زالت حرمة ونجاسته. وإن لم تنقلب حقيقته بقي على حرمة ونجاسته؛ لأن انقلاب الحقيقة مؤثر في زوال النجاسة والحرمة عند الحنفية.

فقه البيوع (307/1-306):

أما الجلّاتين المتخذ من جلود الأنعام غير المذبوحة فقد ذهب بعض المعاصرين إلى أنه حلال؛ لأن قطعات الجلود تترجم بعمل كيميائي تنقلب به ماهيتها، فتحل وتطهر بالاستحالة على قول الحنفية.

وإني شاهدت هذه العملية بنفسني في بعض المصانع، فلم يتضح لي أن هذه العملية تكفي للاستحالة. لا شك أنه تحدث فيه بعض التغيرات الكيميائية، ولكن ليست جميع التغيرات الكيميائية تؤدي إلى انقلاب الماهية أو الاستحالة، بدليل أن التغيرات الكيميائية تحدث في طبخ اللحم أيضًا، ولكن لا يقال إن اللحم تنقلب ماهيته بالطبخ، وإلا جاز أكل جميع المحرمات بعد الطبخ. وذكر لي ذوو الاختصاص في هذا الفن أن العملية التي تجرى على الجلود في صناعة الجلّاتين لا تحدث فيها استحالة، وإنما هو عمل يقع فيه تنظيف الجلود وقلبها إلى مادة سائلة. ومجرد تسيل الجامدات ليس قلبًا لماهيتها، كما هو ظاهر. ولذلك لم تتبين لي استحالتها حتى الآن.

ولكن ما تبين لي بوضوح بعد مشاهدة العملية ومراجعة ذوي الاختصاص أن هذه العملية يحصل بها ما هو المقصود من دباغة الجلود. قال صاحب الهداية: "ثم ما يمنع التثنية والفساد فهو دباغ." وقد ذكر الباقري رحمه الله تعالى في تعريف الدباغ عن كتاب الآثار لمحمد عن

أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: "كل شيء يمنع الجلد من الفساد". وإن العملية التي تجري على الجلد تستعمل فييا النورة (Lime) والكلائي (Alkalai) لتنظيفها وتخليتها من الرطوبات والجراثيم، مما يمنعها من الفساد، كما صرح به ذوو الاختصاص. وهناك بحث فني لأحد أصحابي الشيخ سرفراز محمد البريطاني حفظه الله تعالى الذي هو متخصص في الفقه مع اختصاصه في علم الكيمياء، وصل فيه إلى أن هذه العملية دباغ حقيقي للجلود، ولكن لا تحدث بها الاستحالة.

وبما أن عظم حيوان غير مذكي طاهر وأن جلده يظهر بالدباغ، فإن الجيلتين المتخذ منهما طاهر، ويجوز استعماله في غير الأكل باتفاق الحنفية. أما استعماله في الأكل فالصحيح المفتى به عند الحنفية أنه لا يجوز، ولكن هناك قول عند الحنفية والشافعية في جواز أكله، ويسوغ العمل به للتداوي بالكيسولات المتخذة من الجيلتين بشرط أن لا تكون متخذة من جلد الخنزير أو عظمه. أما في غير التداوي فينبغي الاجتناب من أكله ما لم تثبت استحالتها. أما البيع والشراء فيجوز في غير المتخذ من الخنزير؛ لأنه طاهر حسب ما ذكرناه، والانتفاع به ممكن بطريق مشروع. والله سبحانه وتعالى أعلم.

تكملة فتح الملهم (263/2):

أكثر مشايخ الحنفية أفتوا بجواز التداوي بالحرام إذا أخبر طبيب حاذق بأن المريض ليس له دواء آخر، فقد قال ابن نجيم رحمه الله في البحر الرائق (116/1):

"وقد وقع الاختلاف بين مشايخنا في التداوي بالحرم، ففي النهاية عن الذخيرة "الاستشفاء بالحرام يجوز إذا علم أن فيه شفاء ولم يعلم دواء آخره"، وفي فتاوى قاضي خان معزيا إلى نصر بن سلام معنى قوله صلى الله عليه وسلم "إن الله لم يجعل شفاءكم في ما حرم عليكم" إنما قال ذلك في الأشياء التي لا يكون فيها شفاء، فأما إذا كان فيها شفاء فلا بأس به، ألا ترى أن العطشان يحل له شرب الخمر لضرورة. اهـ، وكذا اختار صاحب الهداية في التجنيس فقال: إذا سال الدم من أنف إنسان يكتب فاتحة الكتاب بالدم على جبهته وأنفه يجوز ذلك للاستشفاء والمعالجة، ولو كتب بالبول إن علم أن فيه شفاء لا بأس بذلك، لكنه لم ينقل. وهذا لأن الحرمة ساقطة عند الاستشفاء، ألا ترى أن العطشان يجوز له شرب الخمر والجائع يحل له أكل الميتة. اهـ."

وحاصل ما ذكره أن مشايخ الحنفية أفتوا بقول أبي يوسف رحمه الله في جواز التداوي في ما إذا لم

يعلم الطبيب له دواء آخر..... الخ

والله سبحانه وتعالى أعلم
عبد الله ولي غفر الله له

الحرم

الجواب صحیح
بسم الله الرحمن الرحیم
۱۵/۱۱/۲۰۲۱ھ

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی



ذو القعدة / 17 / 1444ھ

19192/44

8/5/23

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں:

ہمارا تعلق ایک دواساز کمپنی سے ہے اور ہم ایک ایسی دوا بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو معدہ کے ایک مرض (EPI) Exocrine Pancreatic Insufficiency میں مبتلا مریضوں کو کھانا ہضم کرنے اور صحت مند زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔

اس مرض کے علاج کے لیے (PERT) (Pancreatic Enzymes Replacement Therapy) کی تکنیک استعمال کی جاتی ہے اور مریض کو Pancreatic Enzymes دیے جاتے ہیں جو معدہ کا نظام ہضم درست رکھتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

اب مشکل یہ ہے کہ (PERT) (Pancreatic Enzymes Replacement Therapy) میں جو Pancreatic Enzymes دیے جاتے ہیں وہ عام طور پر دنیا بھر میں 95 فیصد خنزیر کے لبلبہ (pancreas) / Tissues سے کشید کیے جاتے ہیں اور یہی اس کا سب سے مناسب Feasible ماخذ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق فرانس میں نباتاتی (Plant-based & Microbe-derived) enzymes سے بھی اسے اخذ کیا جاتا ہے، لیکن یہ انتہائی مہنگا ہے اور Feasible نہیں۔

نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ Pancreatic Enzymes میں خنزیر کے لبلبے سے کشید کرنے کے دوران بہت سارے پراس اور مراحل ہیں جن سے گزرتے گزرتے تبدیل ماہیت عین ممکن ہے۔ (پراس کا فلو چارٹ بھی منسلک کیا جا رہا ہے۔)

آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ Pancreatic Enzymes کی خنزیر کے لبلبہ (pancreas) / Tissues سے دوائی بنانا اور پھر اسے فروخت کرنا ہمارے لیے درست ہوگا؟

الستفتی

محمد فیاض 03222551950

ڈائریکٹر / صدر شریعت، میکٹر (52) 31282-334

عبدالحق بابا



Pancreatin

Description of manufacturing process of Pancreatin

The pancreas is a complex organ consisting of both exocrine and endocrine areas where the endocrine part is composed of discrete islets of Langerhans that secrete numerous hormones. Pancreas also functions as an exocrine gland which is essentially made up of cluster of cell, namely acini which secrete the pancreatic juice containing amylase, lipase and protease.

The acini represent the exocrine part of pancreas which comprises almost all of 95% tissue mass. Therefore, essentially, the process of extraction of pancreatic juices (known as pancreatin) requires that cellular mass be disintegrated so as to extract the pancreatin protein material, enrich this active protein mass by removal of fatty material followed by selective purification technique to obtain highly concentrated form of purified pancreatin material.

In order to achieve this, the pancreas undergoes multi-stage processing detailed below -

- ① The pancreas from healthy animals is obtained from the authorized slaughterhouses under the supervision of the veterinary inspector (competent authority). Pancreas raw material is transported to the primary processing site. At this site, these animal pancreas is cut into minute pieces and then subjected to grinding followed by slurry preparation.

In this step, the structural integrity of the tissue mass of pancreas is completely disintegrated.

- ② To this mass, activation media is added and reaction is allowed to occur. This is followed by filtration. At this stage, all the disintegrated tissue is removed. This mass is subjected to solvent precipitation multiple times at high temperature to remove the fat content (impurity) and inactivate viral contaminants (if any) in the processed material. After centrifugation, this crude mass is dried.

The above mentioned sequence of the various steps ensure that the crude material is free from most of the exocrine and endocrine constituents such as cellular mass, fatty material which is present in the pancreas (starting raw material).

- ③ Pancreatin Crude is subjected to purification process using solvent at low temperature to obtain concentrate form of Pancreas. This concentrate form of material is subjected to sifting activity to breaks lumps, if any. Thereafter, the material is standardized using pharma-grade lactose (as required) and further subjected to homogenization activity. The resultant Pancreatin is evaluated for quality attributes and finally packaged and dispatched.



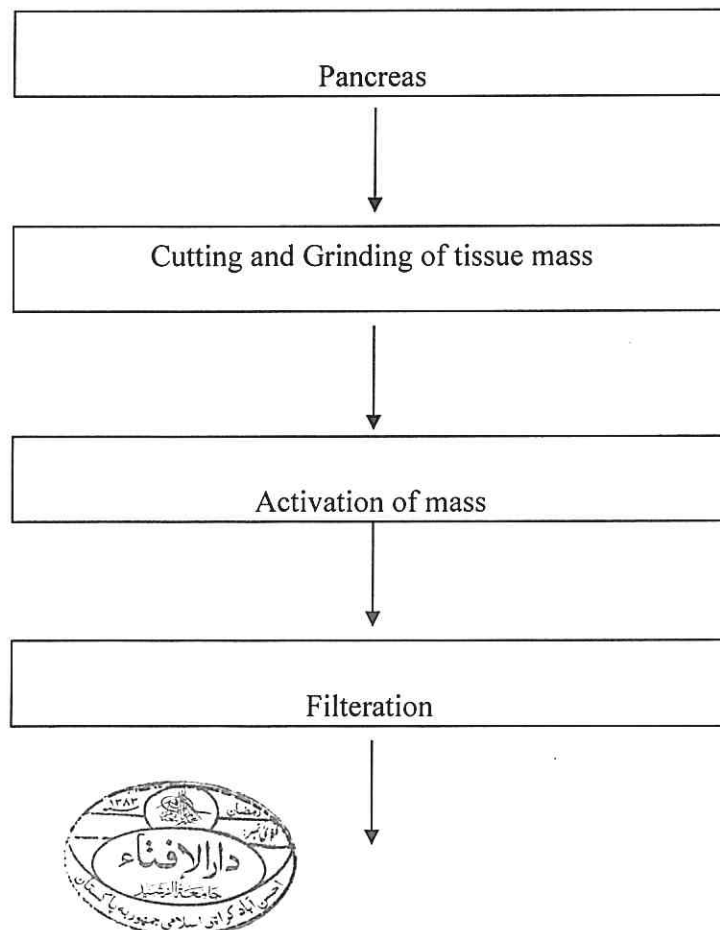
Pancreatin

The manufacturing process have been thoroughly evaluated and this process capable to reflect compliance with the ICHQ3 and ICH Q6 recommendations. Other impurities arising from the route of synthesis, starting material are effectively evaluated during the carryover study of the residues of reagents, solvents and chemicals.

The carry over is insignificant to affect the impurity profile or the safety of Pancreatin. Pancreatin manufacturing process does not involve use of any metal catalyst & Genotoxic arising compounds. Further, risk assessment was performed for elemental impurities, based on risk assessment repot complies as per ICH Q3D requirements.

The extensive manufacturing process comprising of multiple stages with the sole objective of removing almost completely the animal starting material and the exhaustive testing and risk-assessment studies ensure that final product is suitable for pharmaceutical use.

Process flowchart for the manufacturing of Pancreatin



Pancreatin

